© rasailojaraid.com

مقدس موضوع پر سوا دو گھنٹے تک نہایت عالمانہ و فاضلانہ خطاب فرمایا ۔۔۔ یہ پروگرام رات ڈیڑھ بجے مولانا محمد اکرم جمیل صاحب کی دعائے خیر پر اختتام پذیر ہوا ۔

مولانا حکیم محمود بن مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ کا سانحۂ ارتحال

جماعتی حلقوں میں یہ خبر نہایت حزن و ملال کے ساتھ سنی گئی کہ مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ کے صاحبزادے بدھ کے روز بتاریخ ۱۰ اگست ۱۹۹۴ء (مطابق ۲ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ) شام کو بعارضۂ قلب وفات پا گئے ۔۔۔ انا للہ وانا الیہ راجعون !

حکیم صاحب جماعت اہلحدیث کا ایک نہایت قیمتی اثاثہ تھے، بڑا درد مند دل پایا تھا، انتہائی ذہین، بلند پایہ عالم، بہترین خطیب اور بڑی متحرک شخصیت تھے جماعتی احباب سے ان کا رابطہ مسلسل رہتا تھا جماعت کے تنظیمی اور سیاسی معاملات سے باخبر رہتے اور حسب موقع فعال کردار ادا کرتے تھے ۔ والد بزرگوار کی وفات کے بعد حضرت مولانا ابو البرکات احمدؒ سے بڑے شوق اور استقامت کے ساتھ دینی علوم حاصل کیے اور پھر گوجرانوالہ کی سرکاری آبادی ماڈل ٹاؤن میں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کر کے اس میں خطابت کا سلسلہ شروع کیا ۔ اب چند سال سے اس مسجد سے ملحق ایک دینی مدرسہ بھی قائم ہے جو بحمد اللہ روز بروز ترقی پذیر ہے ۔

آپ لاہور کے طبیہ کالج کے سند یافتہ تھے اور اپنے فن میں ماہر حکیم اور طبیب تھے ۔ گوجرانوالہ ہی میں ذاتی مطب قائم کیا ۔ آپ کا علاج انتہائی ارزاں ہوتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفا بھی دے رکھی تھی، بڑے باکمال نباض تھے، آپ کے دو بیٹے اسی پیشے سے منسلک ہیں ۔

برصغیر میں امت مسلمہ، بالخصوص جماعت اہلحدیث کی اصلاح و تنظیم اور بدعات و منکرات کے استیصال میں مولانا اسماعیل سلفیؒ نے جو شاندار کردار ادا کیا، آپؒ کے فرزند ارجمند مولانا حکیم محمود صاحب نے اس مشن کو بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ جاری رکھا ۔ آپ گوجرانوالہ کی جماعت کے امیر تھے، جماعت میں ہمیشہ اصلاح اور اتحاد کے لیے کوشاں رہے ۔

آپ کے پس ماندگان میں چھ بیٹے اور چھ بیٹیاں ہیں، ۵ بیٹیاں اور تین بیٹے شادی شدہ ہیں ۔۔۔

ادارہ "حرمین" رفقائے جامعہ علوم اثریہ، بالخصوص رئیس الجامعہ علامہ محمد مدنی اور مدیر الجامعہ حافظ عبد الحمید عامر آپ کے پس ماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکی حسنات کو قبول فرمائے لغزشوں سے درگزر فرمائے اور انہیں اپنے جوار رحمت میں بہترین مقام عطا فرمائے ۔ اللھم ادخلہ الجنۃ الفردوس ۔ آمین ! (مدیر)

© rasailojaraid.com